

تعارف و تبصرہ

”فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی“ (فارسی)۔ جلد سیمیں

تألیف : جناب محمد حسین تسبیحی -

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان -

سال اشاعت : ۱۹۷۴ء -

قیمت : ۳۰ روپے

ضخامت : تقریباً ۵۵ صفحات -

”پاکستان شناسی“ کو اگرچہ تہران یونیورسٹی میں تقریباً بیس سال سے اور شہزادہ اور راصفہ ان کی یونیورسٹیوں میں تقریباً دس سال سے ایرانی طلباء کے لئے ایک اختیاری مضمون کی حیثیت حاصل ہے لیکن اس موضوع پر فارسی میں ابھی تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا فیض قمی کی ”استقلال پاکستان“ میں براہ راست اور ایران کے عظیم پاکستان شناس اور اقبال شناس محمد سعیدی صاحب کی ”محمد علی جناح“ اور ”اقبال شناسی“ اور ”ڈاکٹر عزغافی کی“ مذکورہ شعرائی کمشیر با ایلن صنگر“ میں ضمناً پاکستان اور تحریک پاکستان سے متعلق کچھ معلومات بہم سینچاہی کی ہیں لیکن ہنوز پاکستان کا ایران میں کماحت، تعارف نہیں کرایا گیا۔

اس کی ایک بنیادی وجہ ہماری حکومت اور قوم کی اس اہم موضوع کی طرف کے بے تو جھی ہے، جب کہ دوسری طرف جو ایرانی حضرات ہندوستان شناسی یا ہندوستانی کلچر پر تلمذ آٹھا تے ہیں ہندوستانی حکومت اور قوم ان کی مختلف طریقوں سے بہت افزائی کرتی ہے۔ ان کو ہندوستان جانے کی دعوت

دی جاتی ہے۔ خود صدر یا ذریعہ علم ہند ان کو شکریے کا خط لکھتے ہیں۔ اور ان کی کتابوں کی خزینہ اور نشر داشت اس کام مناسب استظام کیا جاتا ہے، میکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری حکومت یا تو می ادارہ نے گذشتہ اٹھائیں سال میں اس طرف کوئی کوشش قدم نہیں اٹھایا۔

زیر بحث کتاب "پاکستان شناسی" کی ایک اہم کڑی ہے۔ کتاب کے آغاز میں ڈاکٹر علی اکبر عجفری فاضل ڈائرکٹر مرکز تحقیقات فارسی نے ۲۱ بہار و ۱۳ ماہ در پاکستان" کے عنوان سے اس کتاب کے مؤلف کا مختصر لیکن ٹرے دچپے انداز میں تعارف کرایا ہے۔

یہ کتب ۱۱۷ فارسی مقالات کا مجموعہ ہے جو پہلے تہران کے فارسی رسالوں "قردا"، "وحیدہ" اور "عونت" میں چھپ چکے ہیں۔ ان مضمونیں محترم مؤلف نے پاکستانی فارسی، پچھراوز زبانوں کے مختلف موضوعات پر خامہ فرسانی کی ہے، اور پاکستان کی بعض اہم تاریخی عمارت، مساجد وغیرہ کے کتابات، پلچرل مرکز، مدارس، وزارات اور رسم کی تصویریں دے کر کتاب کو مزید مفید بنادیا ہے۔

اس کتاب میں فاضل مؤلف نے بعض جدید اور قدیم ادبی شخصیتوں اور پلچرل مرکز کا تعارف کرایا ہے۔ چنانچہ قدیم ادبی اور غیر فارسی شخصیتوں میں شاہ عبداللطیف بہشائی، علامہ اقبال اور ادیب پیشاوری کا مفصل تعارف اس کتاب میں موجود ہے۔ جدید لوگوں میں بعض ایسے حضرات کو روشناس کرایا ہے جنہوں نے فارسی زبان کی اہم خدمات انجام دی ہیں یا فارسی میں شاعری کی ہے شلاً پیر حسام الدین راشدی، ڈاکٹر نلام سرور، ڈاکٹر سبیط حسن رضوی، رضا ہمدانی، آغا سلحو جاہی صاحبان وغیرہ کا ذکر مناسب الفاظ میں کیا ہے۔

اسی طرح پاکستان میں شائع ہونے والی بعض فارسی کتابوں؛ "سعدی و حسرہ" تالیف پروفیسر عابدی، "دستکاہ قضائی پاکستان" تالیف راقم المعرف، "اتبال در راهِ مولوی" تالیف ڈاکٹر اکرم شاہ "آموزگار فارسی" تالیف پروفیسر حضور احمد سلیم، "مبارک نامہ" ترتیب مجلس تقریبات جشن شاہنشاہی اور "لغہ حادی تبسم" (খন্মানে দল) مجموعہ اشعار بسم قریشی مرحوم کا تفصیل اس تعارف کرایا ہے۔

پاکستانی شہروں میں سے اسلام آباد، راولپنڈی، کراچی، لاہور، مولی، گجرات، سیالکوٹ، اوج شریف، اکوڑہ، حنگامہ، حیدر آباد، سندھ اور پیر جھنڈو اور میوزیم اور کتب خانوں میں سے نیشنل میوزیم کراچی، کتب خانہ پیر حسام الدین کراچی داس کتب خانہ کی بیشتر کتابیں پیر صاحب بہوف

سے اسلام آباد یونیورسٹی نے حاصل کر لی ہیں) عجائب خانہ لاہور، کتب خانہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد، کتب خانہ آریا مہر شخون پورہ، کتب خانہ کرنل عزیز دمروحم، پکشیلا میوزیم، کتب خانہ دارالعلوم حقائیہ، فقیر خانہ میوزیم لاہور، کتب خانہ سید مبارک اور کتب خانہ غوثیہ، مساجد میں سے جامع مسجد نیو ڈاؤن کراچی، مسجد وزیر خاں لاہور، تاریخی اور اہم تفریحی مراکز میں سے شاہی تکمیر لاہور، شالامار باغ، روزگار ڈن اسلام آباد، مقبرہ قائدِ اعظم اور پڑھیا گھر (کائدِ جمیکار ڈن) کراچی اور زیارت گاہوں میں سے مسitan بابا کراچی، مقبرہ ایاز درگاہ مخدوم نوح سہروردی، نور پور شاہان اور سلطان بابا منگپور کراچی مؤلف نے اچھی طرح دیکھئے اور ان کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

پاکستانی پلجر سے مؤلف کی تحری دلپی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں اتنے مختصر قیام کے باوجود انہوں نے اس موضوع پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں فلم اٹھایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پاکستان میں آتش بانی، آلات جراحی، سرد و گرم اسلوب، بستی باری، شادی بیان کی رسوم، چارات، جیبری کارواج، دینی جلسے، تحدیتی جلسے، مجلس اور تقریب داری، خانقاہیں، سماع، سجادہ نشینی، دعا تویی، نذر نیات اور پرده کارواج جیسے موضوعات پر خاصہ فرمائی کی ہے۔ اسی طرح پاکستان میں آئینہ کاری، آہن گری، باخندگی، ریسندگی، پارچہ بانی، ترکوی، سنگ تراشی، کاشی کاری اور دستی کام، جلد سازی، خوشنویسی، چوب سازی اور برخچ کاری (چادوں کی کاشت) کے علاوہ گھوڑ سواری، چوگجان باری، پاکستانی پرچم، ملی تراش اور پاکستانی لباسوں میں تیہیں شوار، ساری، عنراز اور شیر دانی اور پاکستانی سائز اور قصوں نے ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کی ہے۔

پاکستان کی قومی زبان "اردو" پر بحث کرتے ہوئے مؤلف نے اخباری، عامیانہ، دینی اور علمی اور دینی ادبی ہے اور بعض جگہ اردو میں اشتہارات سے اقتباسات دے کر اردو اور فارسی کی لینگوت کو ظاہر کیا ہے۔ پاکستان میں فارسی کے مقام پر بھی مفصل بحث کی ہے۔ اسی طرح پاکستان کی ملتی زبانوں اور لہجوں میں سے پنجابی، سندھی، پشتون، بلوجی، جگراتی، کشمیری، ملکانی اور سرائیکی پرلم اٹھایا ہے۔ مؤلف نے بھی پاکستان میں شتر سواری، رکشہ، تانگے، ریل کار، پان، پاندان، جرک (سنہ جا پڑا) پاکستانی مھاںیاں باقر خانی، بالوش ایسی، بگا جو کا حلوا، شیر مال سے لطف اٹھایا ہے، تو بھی سیاں تلابوں اور پیپل کے درختوں، پاکستانی پھلوں کیتوں، آم، جامن، نازنگی، آلوچہ، ناشپاٹ اور ماٹانے جو کثر

ایران میں نہیں پائے جاتے ان کی دلچسپی کا باعث بنے ہیں۔

انہوں نے پاکستان میں ایک سات دن اور سات رات باری رہنے والی بارات میں شرکت کی ہے۔ اسکی طرح انہوں نے قولی رجوایران میں نہیں، تو قی، جشن عید میلاد النبی، بارہ ذوالقعڈہ، جشن شاہ عبداللطیف بھٹانی ویکھے اور ان کا بیان بُرے دلچسپ انداز میں اس کتاب میں کیا ہے۔ مختصر یہ کہ مؤلف نے پاکستانی زندگی سے متعلق معلومات کے سند روکواں کتاب کے کونہ میں سو رہا ہے۔ پاکستانی زندگی کے مختلف شعبوں کو فارسی میں متعارف کرتے کی ان کی کوشش ہر طرح لائق تحسین و تمجید ہے۔ ہم پاکستانی حکومت اور قومی اداروں سے اپیل کرتے ہیں کہ فاضل بُوف کی مناسب قدر دافی اور بہت افزائی کریں تاکہ موصوف ایسی کتابوں اور مختامین کا سلسہ پورے فرقہ شوق کے آئندہ بھی جاری رکھ سکیں۔ (سید علی رضا نقوی)

ماہنامہ "تعمیر فکر" بنگلور (انڈیا)

شمارہ : جولائی و اگست ۱۹۷۳ء (امارت نمبر)

سالانہ چندہ : بارہ روپے۔

اس شمارک کی تیمت : دو روپے۔ صفحات : ۹۶ صفحات

ماہنامہ "تعمیر فکر" بنگلور سے نکلنے والا ایک علمی اور دینی رسالہ ہے، جس کا مقصد موجودہ دور میں علوم اسلامی کی تشریح و توضیح اور اسلام کی جانب تعمیری انداز سے مسلمانوں کو مأمل کرنا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مولانا محمد شہاب الدین ندوی ایک مترک، فعال اور پُرچش شخصیت کے حامل انسان معلوم ہوتے ہیں۔ زیرِ نظر رسالہ ان کے ہمیں بالشان تعلیمی اور علمی تحقیقی منسوبے کا آرگن ہے۔ "تعمیر فکر" کا مقصد مسلمانان ہند کے اندر جذبہ اصلاح و تعمیر کی آب یاری اور حرکت و عمل کا احساس پیدا کرنا اور انہیں ان کا مجموعاً ہوا ملی اور انسانی فرمیضہ پادلانا ہے۔

"تعمیر فکر" کے امارت نمبر میں امارتِ شرعیہ بہار کے قیام کی مرگزشت، اس کی سماں کروکی معاشرتی مسائل کا واحد شرعاً حل۔ نظامِ قضا کا قیام، اجتماعی زیرہ گی اور فرمیں ملت کو خود رشت اہم تر

پر قابل مطالعہ مضامین شامل اشاعت ہیں۔ اس خاص شمارے میں مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا تاری
محمد طیب صاحب، مفتی محمد ظفیر الدین مفتاہی اور مولانا احمد جسین صاحب کے گواں قدر مضامین شائع
کئے گئے ہیں، علاوہ ازیز رسائلے میں حضرت مولانا ابوالمحاسن سجاد اور مولانا محمد الیاسؒ کی بعض وہ تحریریں
بھی دوبارہ شائع کردی گئی ہیں جواب نایاب بہچکی ہیں۔ امادت شرعیہ، اس کی ضرورت اور رائے کارسے
متعلق مجب پارلیمنٹ مقصود علی خان صاحب کا ایک انشہر دیکھی رسائلے میں درج ہے۔ یہ رسائل ان حالات
پر روشنی ڈالتا ہے جو مسلمانان ہند کو درپیش ہیں اور اسے پڑھ کر یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کس
طرح حوصلہ شکن ماحول میں اپنی استحکام قرار رکھنے کے لئے مانع پاؤں مار رہے ہیں۔ رسائل قابل مطالعہ
ہے۔ البتہ اس کا معیار کتابت اور گستاخ اپ زیاد بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ (انیس احمد عظیم)

تبصرہ کے نئے موصول کتب ،

سیرت یعقوب و ملوک	:	مولانا محمد انوار الحسن صاحب شیر کوٹی -
مسیح موعود کی پہچان	:	مفتی مولانا محمد شفیع صاحب -
حبلہہ گاہ	:	حافظ مظہر سر الدین صاحب -
معالم القرآن	:	محمد علی الصدقی کاندھ صلی صاحب -
عبد الرحمن	:	میر غلام احمد کشفی صاحب -
سہ ماہی "نذر ہے فرقان"	:	محمد شحاب الدین ندوی صاحب -
مراج المؤمنین	:	مولوی محمد عبدالمعزز رحانی صاحب -
نظریہ پاکستان لعنتی چہ	:	ناائق کامران صاحب -
تاریخ تناولیاں	:	سید مراد علی صاحب -
ملفوظاتِ گرجی	:	علام سید محمود احمد رضوی -
محاسن کنز الابیان	:	ملک شیر محمد خان انوان -